توضیح عقائد نسفی اردو

بطور سوال و جواب

عبدالحلیم شرر (ٹونکی)

www.KitaboSunnat.com

ملتزم الطبع والنشر

المکتبۃ العلمیۃ
للطباعۃ والنشر والتوزیع

۱۵ لیک روڈ لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

توضیح عقائد نسفی اردو

بطور سوال و جواب

عبدالحلیم شرر (فاضل عربی)
پتوکی - ضلع لاہور

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ العلمیہ - ۱۵ ایبک روڈ - لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲/

(اردو پریس ۸۸ میکلوڈ روڈ۔ لاہور)

المکتبۃ الرحمانیۃ
۱۱--۰۰ کے ال ۲ ل ۰۱ ۰ لاہور
07831 نمبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّل

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی

الہ واصحابہ اجمعین اما بعد

عقائد نسفی درسیات کا ایک مشہور و متداول پر مغز رسالہ ہے۔ ادیب عربی کے امتحان میں بطور نصاب شامل ہو جانے کے بعد اس کی درسی حیثیت میں قابلِ قدر اضافہ ہو چکا ہے۔ اردو میں کوئی ایسی کتاب نہیں تھی جسے اس کا مکمل صحیح حل کہا جا سکتا۔ جو ایک دو کتابیں ملتی ہیں ان کی طوالت کے سبب طلباء ان سے کوئی معتدبہ فائدہ نہیں حاصل کر سکتے۔

اس لئے میں نے اس کا مکمل اردو حل پیش کر دیا ہے۔ اس میں مزید سہولت پیدا کرنے کے لئے اسے سوال و جواب کی شکل دے دی گئی ہے۔ نیز ایک منظوم عقائد نامہ کو بھی رسالہ میں سمو دیا گیا ہے تاکہ طلباء کو پڑھنے اور یاد کرنے میں آسانی رہے۔

اس کو پڑھ لینے کے بعد بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ اس موضوع پر کسی دوسری کتاب سے قطعی مستغنی ہیں۔ والسلام

خادم طلبہ

عبدالحلیم شرر (دتوکی)

یکم نومبر ۱۹۷۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر حالات مصنّف

آپ کا نام ابو حفص عمر بن محمد نسفی حنفی ماتریدی ہے ۴۶۱ھ میں نسف میں پیدا ہوئے۔ اور ۵۳۷ھ میں سمرقند میں وفات پائی۔ آپ مشہور مفسر قرآن متکلم اصولی اور ادیب تھے۔ اپنے زمانے کے اماثل علماء حنفیہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ ان کی تصانیف مختلف علوم و فنون میں تقریباً سو سے زائد ہیں۔

علم کلام میں آپ کا متن "عقائد نسفی" کے نام سے مشہور و متداول ہے۔ (کشف الظنون ص ۱۱۴۵) جسے ماتریدی طریقہ تکلم کے مطابق تالیف کیا گیا تھا۔ بہت سے علماء نے اس کی شروح و حواشی لکھے ہیں۔ جن میں مشہور علامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی متوفی ۷۹۱ھ کی شرح عقائد۔ اور شرح مولیٰ رمضان بن محمد المشہور بحاشیہ رمضان آفندی ہے۔ (حالات کے لئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص ۲۱۱)

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس طرح اس کے متن کو قبولیت عامہ عطا فرمائی ہے۔ اس کے حل کو بھی شرف قبولیت سے نوازے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ وَاَعِنْ یَا کَرِیْم

س۔ علمِ کلام کسے کہتے ہیں۔ اور اس علم کا نام علمِ کلام کیوں ہے؟

ج۔ جس علم کے ساتھ عقائد دینیہ کی معرفت ادلہ تفصیلیہ سے حاصل ہو اس علم کا نام علم کلام ہے۔ اس علم کو علم کلام کہنے کی کئی ایک وجوہ ہیں۔

(۱) چونکہ اس کے متعدد مباحث میں سے ہر مبحث کا عنوان تقریباً اس قسم کا ہوتا تھا کہ الکلام فی الوحدانیت الکلام فی القدرۃ الخ یعنی اس میں لفظ کلام آتا ہے۔ اس لیئے اس کا نام ہی علم پڑ گیا۔

(۲) اس علم کا مشہور مسئلہ کلام باری تعالےٰ کا مسئلہ ہے اس لئے اس علم کا نام علمِ کلام رکھ دیا گیا اس لحاظ سے اس کا نام تسمیۃ الکل باسم الجزو کے اصول پر ہوگا۔

(۳) منطق و فلسفہ کی طرح یہ علم بھی کلام میں قوت اور الزام خصم میں قدرت پیدا کرتا ہے۔ لہذا اسے علمِ کلام کہا گیا ہے۔

(۴) اس علم کا نام علم کلام اس لئے بھی رکھ دیا گیا ہے کہ اس علم کو ان تمام علوم میں اولیت حاصل ہے جن کا پڑھنا انسان پر واجب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- چونکہ اس کی ادلہ قوی تر ہیں اس لیے اسے علم کلام کہا گیا ہے۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جس بات میں زور پیدا کرنا مقصود ہو اسے کہا جاتا ہے ھذا ھو الکلام کہ بات یہی ہے؛

س- کیا اشیاء کا وجود متحقق ہے؛ نیز حقیقت کی تعریف کیا ہے۔ اگر اس میں کسی فرقہ کا اختلاف ہو تو ذکر کرو۔

ج- اہل حق نے کہا ہے کہ تمام اشیاء کے حقائق نفس الامری ہیں۔ یعنی ان کا وجود حقیقۃً ثابت ہے۔ کما قیل ؎

خدا نے جو عالم ہی پیدا کیا ہر ایک چیز کو اک حقیقت دیا
نہ آتش پہ اطلاق ہو آب کا نہ پانی پہ ہو وہم سیماب کا
تداخل کا جو کوئی قائل رہے وہ راہِ ضلالت پہ مائل رہے
وگر شک کرے علم و تمیز پر تو برہان قائم ہے ہر چیز پر

لیکن اس میں فرقہ سوفسطائیہ نے اختلاف کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حقائق کا وجود نفس الامری نہیں بلکہ یہ محض اوہام یا خیالات باطلہ ہیں۔ اس کا نام عنادیہ ہے۔ اور بعض لوگ ان کے ثبوت کا انکار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا وجود اعتقاد کے تابع ہے۔ جب ہم کسی چیز کے جوہر ہونے کا اعتقاد کریں۔ تو وہ جوہر ہوتی ہے اگر عرض کا کریں تو عرض۔ اگر قدیم کا کریں تو قدیم حادث ہونے کا تو حادث۔ انہیں عندیہ کہتے ہیں لیکن ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس ان کے لئے دو جواب ہیں ایک تحقیقی دوسرا الزامی۔ تحقیقی جواب تو یہ ہے کہ بعض اشیاء کا ثبوت ہمیں بداہتہً بغیر نظر و فکر کے حاصل ہے اور بعض کا نظر و استدلال سے۔ اس طرح تمہارا الزام باطل ٹھہرا اور الزامی جواب یہ ہے کہ اگر اشیاء کی نفی متحقق نہیں ہوگی تو اشیاء ثابت ہوئیں اور ہمارا مدعا حاصل ہو گیا کیونکہ ارتفاع نقیضین محال ہے اور اگر نفی متحقق ہو چکی ہے تو نفی بھی ایک حقیقت ہے کیونکہ نفی بھی حکم کی ایک قسم ہے فقد ثبت شئی من الحقائق فلم یصح نفیھا علی الاطلاق یعنی جب حقائق میں سے ایک چیز کا ثبوت ہو گیا تو علی الاطلاق اس کا نفی کرنا جائز نہ ٹھہرا۔

اور کسی شے کی حقیقت یا ماہیت وہ چیز ہے جس سے وہ شئی شئی ہے جیسے کہ انسان کی حقیقت وہ چیز ہو گی جس سے انسان انسان ہے اور وہ ہے حیوان ناطق بخلاف ضاحک و کاتب کے کہ ان کے بغیر بھی انسان کا تصور ممکن ہے بلکہ یہ اس کے عوارضات میں سے ہیں۔

س۔ مخلوق کے اسباب علم کون سے ہیں۔ بمعہ وجہ لکھو۔

ج۔ مخلوق کے لئے اسباب علم تین قسم کے ہیں۔

(۱) حواس سلیمہ کے ذریعہ سے۔

(۲) خبر صادقہ کے واسطہ سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) عقل کی راہبری سے۔
اور یہ اس لئے کہ سبب اگر عالم کے خارج سے ہے تو یہ خبر صادق ہوگی اور اگر آلہ غیر مدرکہ (جس سے ادراک نہیں ہو سکتا) ہے تو حواس وگرنہ عقل۔

س۔ حواس کتنے ہیں مع تفصیل ذکر کیجئے۔

ج حواس پانچ ہیں۔
(۱) سمع (سننا) یہ وہ قوت ہے جس سے اصوات (آوازیں) معلوم کی جاتی ہیں اور وہ اس طرح کہ جب ہوا کان کے سوراخ میں تکیف ہوکر پہنچتی ہے تو اللہ تعالےٰ اس میں ادراک پیدا کر دیتا ہے۔
(۲) بصر (دیکھنا) یہ وہ قوت ہے جو دو کھوکھلے اور خولدار پٹھوں میں ودیعت کی گئی ہے۔ اور جس سے کہ روشنی، رنگ، شکل، مقدار، حرکات اور حسن و قبح معلوم کیا جاتا ہے۔
(۳) ذوق (چکھنا) یہ قوت زبان کے اوپر جو پٹھا ہے اس پہ پھیلی ہوئی ہے اور اس کے ذریعہ سے مزہ وغیرہ معلوم کیا جاتا ہے
(۴) شم (سونگھنا) اس قوت سے بو وغیرہ کو معلوم کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے کہ بو والی چیز کے ساتھ ہوا تکیف ہو کر خیشوم (ناک کی جڑ) تک پہنچتی ہے۔ اس کا ادراک ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ لمس (چھونا) یہ قوت تمام جسم میں منتشر ہے اور اس کے ساتھ اشیاء کی حدت و برودت، رطوبت و یبوست معلوم کی جاتی ہے جب یہ اشیاء بدن کے کسی حصّہ کے ساتھ مماس ہوں۔ پھر ان حواس خمسہ سے ہر حاسہ ایک خاص چیز کے ادراک کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ہر حاسہ سے ہر چیز کا ادراک نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس سے اس چیز کی اطلاع ہوگی جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جیسے سمع سے صرف آوازیں، ذوق سے مزہ، شم سے بُو وغیرہ۔

س۔ خبر صادق سے کیا مراد ہے۔ اس کی کتنی قسمیں ہیں۔ خبر متواتر کسے کہتے ہیں، نیز ہر ایک کا موجب علم بیان کرو۔

ج۔ خبر صادق سے مراد وہ خبر ہے جو واقع کے مطابق ہو۔ اس لئے کہ خبر بھی ایسا کلام ہے جس کی نسبت کے لئے خارج ہے۔ پس اگر نسبت خارج کے مطابق ہے تو کلامِ صادق ہو، ورنہ کاذب، اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ خبر متواتر، اور وہ ایسی خبر ہے جو اتنے لوگوں سے منقول ہو جن کا کذب پر متفق ہونا عقل ناممکن سمجھے اور اس کا موجب علم ضروری ہے یعنی خبر متواتر کے سنتے ہی سامع کو علم یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ جیسے گزرے ہوئے بادشاہوں کا علم یا دور دور کے شہروں کا جاننا مثلاً ہم نے قاہرہ و دمشق وغیرہ شہر دیکھے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر چونکہ ہم نے ان کا نام اتنے لوگوں کی زبانی سن رکھا ہے ۔ جن کے کذب پر متفق ہونے کو عقل محال سمجھتی ہے۔ اس لئے ہمیں فوراً ان کے وجود کا یقین ہو جاتا ہے ۔ اور خبر صادق کی دوسری قسم ہے۔ خبر الرسول المؤید بالمعجزۃ یعنی رسول کی خبر جس کی تائید معجزہ سے کی گئی ہو۔ اور یہ خبر علم استدلالی کا فائدہ دیتی ہے اور یہ علم اس علم کے مشابہ ہے جو بداہتہً ثابت ہوا ہو ۔

س۔ عقل کی تعریف کیا ہے ۔ نیز مصنف نے اسے سبب للعلم کیوں کہا جب کہ اسے پہلے اسبابِ علم سے شمار کر لیا گیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں ۔

ج۔ عقل نفس کی ایک ایسی قوت ہے جس سے نفس علوم و ادراکات کے قابل ہو جاتا ہے ۔ پس اس لئے یہ بھی علم کا سبب ہوئی ۔ اور مصنف نے اس کی سببیت کی تصریح اس لئے کی ہے کہ اس میں سمینہ اور ملاحدہ کا جمیع نظریات میں اور بعض فلاسفہ کا الہامات میں اختلاف ہے جس کی بنا پر وہ عقل کو سبب للعلم شمار نہیں کرتے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ سوائے حس کے علم حاصل نہیں ہو سکتا ۔

اس کی دو قسمیں ہیں ۔ بدیہی یعنی جو بغیر نظر و فکر کے حاصل ہو جیسے الکل اعظم من الجزء اسے ضروری بھی کہتے ہیں ۔ اکتسابی ؛ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر و فکر سے حاصل ہو جیسے کسی نے دھواں دیکھ کر وجود نار کو معلوم کر لیا اور بالعکس۔

س۔ کیا الہام بھی صحۃ الشّئ کی معرفت کا سبب بن سکتا ہے؟

ج۔ الہام (یعنی بطریق فیض کسی معنیٰ کا دل میں القا ہو جانا) سے اہلِ حق کے نزدیک کسی شے کی صحت کی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ اس سے حصر اسباب پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ پھر ظاہر ہے کہ الہام کے اسباب معرفت سے نفی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک ایسا سبب نہیں جس سے عام مخلوق کو علم حاصل ہو اور کسی غیر پر الزام دینے کی صلاحیت اس میں موجود ہو ورنہ بلاشک الہام سے علم حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ حدیث پاک سے ثابت ہے کہ کبھی الہام سے علم حاصل ہو جاتا ہے۔ جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الھمنی ربی (میرے رب نے مجھے الہام کیا ہے) اور بہت سے سلف سے بھی منقول ہے۔

س۔ عالم کیا ہے اور کیا یہ بجمیع اجزائہ محدث ہے؟

ج۔ اللہ تعالےٰ کے سوا تمام موجودات (جن سے صانع کا علم ہو سکے) کو عالم کہا جاتا ہے۔ جیسے عالم الاجسام، عالم الاعراض، عالم النباتات عالم الحیوان الیٰ غیر ذلک۔ اور یہ اپنے تمام اجزا سمیت محدث ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی عدم و نیستی سے وجود و ہستی کی طرف نکالا گیا ہے بایں معنیٰ کہ معدوم سے موجود کیا گیا ہے۔ ولنعم ماقیل فیہ

عقیل و بلید اس سے آگاہ ہے   وہ عالم ہے جو ماسوی اللہ ہے
عدم سے دیا اس کو قید وجود   بنایا علاحات سود اور سود

س۔ اعیان و اعراض کی تشریح کیجئے۔ نیز ان کی اقسام مع امثلہ بیان کیجئے اور حدوثِ عالم پر دلیل لائیے۔

ج مصنف نے حدوثِ عالم کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ چونکہ عالم یا تو اعیان ہیں یا اعراض اور یہ دونوں حادث ہیں۔ لہذا عالم بھی حادث ہوا۔ اب اعیان ان ممکنات کو کہتے ہیں جو قائم بالذات ہوں اور ان کا تغیر کسی دوسری شے کے تغیر کے تابع نہ ہو۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ مرکب یعنی اس کی ترکیب دو یا دو سے زیادہ اجزا سے ہوگی اور وہ جسم ہے اور بعض کے نزدیک مرکب کے لئے تین اجزا کا ہونا ضروری ہے تاکہ ابعاد ثلاثہ (طول و عرض و عمق) متحقق ہوں۔ غیر مرکب جیسے جوہر یعنی وہ عین جو انقسام کو قبول نہیں کرتا اور اسے جزلا یتجزیٰ کہتے ہیں۔

عرض وہ ممکن ہے جو قائم بالذات نہ ہو بلکہ وہ تحیز میں غیر کے تحیز کے تابع ہو۔ یا غیر کے ساتھ مختص ہو جیسے نعت اپنے منعوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ مختص ہوتی ہے۔ قائم بالغیر کا یہ معنی نہیں کہ اس کے وجود کا تعقل بغیر محل کے ممکن نہیں جیسے بعض حضرات اس وہم میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ بلکہ اس عرض کا حدوث اجسام و جواہر میں ہوتا ہے عرض کی مثالیں جیسے الوان (رنگ) اکوان (حرکت و سکون، اجتماع و افتراق وغیرہ) طعوم (مزے، تلخی، تیزی، ترشی، حلاوت، دسومت تفاحت (بے مزگی)، روائح (بو) وغیرہ اور اس کی بھی بہت سی اقسام ہیں۔

س۔ محدث للعالم کون ہے اور اس کی کیا صفات ہیں؟

ج۔ جب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عالم محدث (عدم سے وجود میں لایا گیا) ہے اور ضروری ہے کہ اس کا کوئی مُحدِث بھی ہو۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے یعنی وہ ذات جس کا وجود واجب ہے۔ اس پر نہ کبھی عدم طاری ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اس کی کئی ایک صفات ہیں وہ واحد ہے۔ قدیم ہے اس لئے کہ واجب کے لئے قدیم ہونا لازمی ہے۔ وہ عرض نہیں کہ قیام وجود میں کسی محل کی طرف مفتقر ہو اور تغیر کے تحیز کا تابع۔ نہ وہ جسم ہے اس لئے کہ جسم مترکب ہوتا ہے اور ترکیب حدوث کی علامت ہے اور نہ ہی وہ جوہر ہے اس لئے کہ ہمارے ہاں جوہر اس جز کو کہتے ہیں جو لا تیجزی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو اور وہ متحیز ہوا اور جسم کا جز بنا اور اللہ تعالےٰ اس سے بلند ہیں وہ محدود و معدود بھی نہیں یعنی اس کی ذات کمیت و کیفیت کا محل نہیں۔ نہ ہی وہ ذو ابعاض و ذو اجزا ہے۔ نہ ہی ان سے مترکب ہے کیونکہ اس میں احتیاج ہے جو وجوب کے منافی ہے۔ نہ اس کی ماہیت بیان کی جاسکتی ہے۔ نہ کسی ایک جگہ اس کا مکان ہے نہ اس پہ زمانہ گزرتا ہے نہ اس کے مماثل و مشابہ کوئی چیز ہے نہ ہی اس کے علم اور قدرت سے کوئی چیز خروج کر سکتی ہے اس لئے کہ بعض اشیاء کی جہالت یا بعض سے عجز یہ نقص اور افتقار ہے اور اللہ کی ذات اس سے منزہ ہے۔ وللہ در قائل۔

جہاں سب ہے حادث وہی ہے قدیم — قدیر و بصیر و علیم و حکیم
منزہ ہے حد و مکانات سے — مبرّہ بلیات و آفات سے
برنگ بشر قامت و سر نہیں — اسے مدہ جسم و جوہر نہیں
نہ ترکیب کوئی نہ ہیئت کوئی — معین نہیں اس کی صورت کوئی
نہ قید تعلق نہ قید جہات — مگر ہے قدیم اس کی ذات و صفات
نہیں کنہ اسکی ہے کچھ آگہی — ازل سے ابد تک وہی ہے وہی

س۔ کیا اس کی کوئی ازلی صفات بھی ہیں۔ اگر ہیں تو ذکر کرو۔

ج۔ اللہ کی کئی ایک ازلی صفات بھی ہیں اور اس کی ذات کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائم ہیں اس لئے کہ صفت الشئی کا معنی یہی ہے کہ وہ صفت قائم بذات الشئی ہے۔ قائم بالغیر نہیں جیسے کہ معتزلہ وغیرہ کا خیال ہے کیونکہ ان کا اعتقاد ہے کہ اگر اللہ کی صفات قائم بذاتہٖ مان لی جائیں تو اس سے توحید کا ابطال ہو جاتا ہے کیونکہ اس طرح صفات بھی قدیم ہوں گی اور تعدد قدماء لازم آئے گا۔ اس کا جواب مصنف دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ازلیہ نہ تو عین الذات ہیں اور نہ ہی غیر الذات۔ اس طرح نہ ہی غیر کا قدیم ہونا لازم آتا ہے اور نہ ہی قدماء کا متعدد ہونا اور وہ یعنی صفاتِ ازلیہ

(۱) علم ہے اور یہ ایک ایسی صفت ازلیہ ہے کہ جب معلومات کے ساتھ متعلق ہو تو معلومات منکشف ہو جاتے ہیں۔

(۲) قدرت ہے اور یہ ایک ایسی ازلی صفت ہے جو مقدورات میں اثر پذیر ہوتی ہے

(۳) قوت ہے یہ بھی قدرت کے ہم معنی ہے

(۴) سمع ہے اس کا تعلق مسموعات سے ہے

(۵) بصر ہے اس کا تعلق مبصرات سے ہے پس سمع و بصر سے ادراک تام حاصل ہوتا ہے نہ بطریق تخیل و وہم کے۔

(۶) حیوٰۃ ہے یہ ایسی صفت ہے جو صحتِ علم کو واجب کرتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) ارادہ و مشیئت ہے یہ دونوں حی کی صفات ہیں۔

(۸) فعل و تخلیق ہے۔ اور یہ ایک ایسی صفت ازلیہ سے عبارت ہے جس کا نام تکوین ہے اور چونکہ خلق کا معنی مخلوق شائع و ذائع ہے اس لئے مصنف نے اس سے عدول کرکے تکوین کا لفظ استعمال کیا ہے۔

(۹) ترزیق ہے (رزق دینا) یہ ایک خاص تکوین ہے۔ اس کی تصریح اس لئے کردی ہے کہ تخلیق و تصویر اور ترزیق احیاء و امانت وغیرہ جن کی اسناد اللہ کی طرف کردی گئی ہے۔ ان میں سے ہر ایک صفت حقیقیہ ازلیہ قائم بالذات کی طرف راجع ہے اور وہ تکوین ہے۔

(۱۰) کلام۔ یہ ایک ایسی صفت ہے جس کی تعبیر نظم سے کی گئی ہے۔ جیسے کہ قرآن کہا جاتا ہے جو کہ حروف سے مرکب ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ متکلم ہے ایک ایسے کلام کے ساتھ جو اس کی ازلی صفت ہے اور وہ کلام جنس حروف و اصوات سے بھی نہیں اس لئے کہ وہ اعراض حادثہ ہیں۔ اس میں حنابلہ و کرامیہ کا رد ہے کیونکہ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام عرض ہے حروف و اصوات سے لیکن اس کے باوجود قدیم ہے اور وہ کلام ایسی صفت ہے جو سکوت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافی ہے اور وہ آفت کے بھی منافی ہے۔ اور آفت کا مطلب یہ ہے کہ آلات مطاوعت نہ کریں یا تو فطرتاً جیسے خرس یا ان کے کمزور ہونے یا حد بلوغت تک نہ پہنچے ہونے کی بنا پر جیسے زمانہ طفولیت میں۔ اور اللہ تعالےٰ صفتِ کلام کے ساتھ متکلم ہے، حکم کرنے والا ہے، روکنے والا ہے، خبر دینے والا ہے یعنی صفت تو واحد ہے لیکن بنسبت امر و نہی و خبر متکثر ہوتا ہے۔

س۔ والقرآن کلام اللہ غیر مخلوق مصنف یہ کہہ کر کیا بیان کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے اس کلام کا مالہ و ما علیہ بیان کرو۔

ج۔ مصنف نے جب تصریح فرما دی کہ صفت کلام ازلی ہے تو اب اس بات پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن کا اطلاق جس طرح نظم متلو حادث پر کیا جاتا ہے اسی طرح کلام نفسی قدیم پر بھی ہوتا ہے اور والقرآن کہنے کے بعد کلام اللہ اس لئے کہہ دیا کہ فہم کہیں یہ نہ سمجھے کہ وہ قرآن جو اصوات و حروف سے مؤلف ہے وہ قدیم ہے اور غیر حادثات کی بجائے غیر مخلوق اس لئے کہا کہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ غیر مخلوق اور غیر حادث معنًا متحد ہیں چونکہ یہ مسئلہ ہمارے اور معتزلہ کے نزدیک معرکۃ الآراء اختلافی مسئلہ ہے اس لئے اس مسئلہ کا عنوان ہی خلق قرآن کا مسئلہ ہے۔ معتزلہ قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں اور ہم غیر مخلوق ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ۔ لیکن یاد رہے کہ ہمارا اور ان کا اختلاف کلام نفسی کے اثبات و نفی میں ہے ۔ وہ نفی کے قائل ہیں اور ہم اثبات کے ۔ ورنہ نہ تو ہم الفاظ و حروف کے قدیم ہونے کے قائل ہیں اور نہ ہی وہ کلام نفسی کے حادث ہونے کے ۔ بحث محض اثبات و نفی کی ہے ۔

اور ان کا قوی ترشبہ یہ ہے کہ قرآن کا اسم اس شے پر بولا جاتا ہے جو مصحف کے دو گتوں کے درمیان ہے اور تواتر سے ہم تک پہنچا ہے اور اس بات پر تم بھی متفق ہو ۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مصاحف میں لکھا ہوا ہو زبانوں پر پڑھا جائے ۔ کانوں سے سنا جائے اور یہ سب حدوث کی علامات ہیں ۔ جس سے معلوم ہوا کہ قرآن حادث و مخلوق ہے ۔ اس کا جواب مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ دیا کہ ہاں قرآن واقعی وہی ہے جو مَکْتُوبٌ فِی مَصَاحِفِنَا ہمارے مصاحف میں لکھا ہوا ہے محفوظ فی قلوبنا ہمارے دلوں میں محفوظ ہے مَقْرُوءٌ بِاَلْسِنَتِنَا ہماری زبانیں اسے پڑھتی ہیں لیکن اس کے باوجود غیر حال فیہا مصاحف میں اس کا حلول ہے نہ ہمارے کانوں، دلوں اور زبانوں میں وہ حال ہے بلکہ وہ معنی (نہ کہ عین) قدیم اور اللہ کی ذات کے ساتھ قائم ہے اور اس نظم کے ساتھ لکھا اور بولا جاتا ہے جو اس پر دال ہے ۔ اور نظم مخیل کے ساتھ اسے حافظ یاد کرتے ہیں ۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقوش واشکال کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ جو ان حروف کے لئے موضوعہ ہیں جو قرآن پر دلالت کرتے ہیں۔ جس طرح کہا جاتا ہے کہ آگ ایک جوہر مضیئہ محرقہ (جلانے والا) ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم اسے لکھتے بھی ہیں پڑھتے بھی ہیں لیکن اس سے حقیقت نار کا صوت وحروف ہونا لازم نہیں آتا۔

س۔ رؤیت کا کیا معنیٰ ہے اور کیا رؤیت باری تعالیٰ عقلاً ممکن ہے؟

ج۔ انکشاف تام بالبصر کو رؤیت کہتے ہیں یعنی آنکھ کے سامنے دیکھتے ہوئے کوئی چیز پورے طور پر منکشف ہو اور یہی معنیٰ ہے اثبات الشئ کما ھو بحاسۃ البصر کہ حاسہ بصر سے شئ کما ھو جیسے کہ ہے ثابت ہو جائے اور حاسۃ البصر کی قید اس لئے ہے کہ اگر چاند کی طرف دیکھ کر ہم اپنی آنکھیں بند کرلیں تو اس عالت میں بھی وہ ہمارے نزدیک منکشف ہے لیکن جب ہم بصر سے دیکھ بھی رہے ہوں۔ اس وقت انکشافِ تام ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی رؤیت عقل کے نزدیک ممکن وجائز ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جب قطع دیگر اشیاء کے عقل کو صرفِ نفس کے ساتھ مخلا کیا جائے تو عقل رؤیت باری تعالیٰ پر امتناع کا حکم نہیں کرتی۔ یہ تو ہوئی رؤیت باری تعالیٰ کی عقلی دلیل اور وجہ سمعی یہ ہے کہ آخرت میں رؤیت باری تعالیٰ مومنین کے لئے قرآن مجید اور حدیث شریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربها ناظرۃ اور حدیث پاک میں ہے ستروں ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر کہ تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح بلا مزاحمت چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو۔ یہ حدیث اکیس اکابر صحابہؓ سے مروی ہے نیز اجماع امت بھی اس بات پر دلیل ہے کہ آخرت میں رؤیت باری تعالیٰ ہوگی۔ چنانچہ اسے دیکھا جائے گا جبکہ نہ وہ کسی مکان میں ہوگا نہ کسی جہت وجانب میں مقابلہ سے اور نہ ہی شعاع بصر کے اتصال سے یا ثبوتِ مسافت سے۔ ولنعم ما قیل۔

کریگا خدا وند نازو نعیم — زبس جلوۂ نورِ پاک قدیم
جمال اسکا دیکھیں گے سب مومنین — بقدر مراتب کہیں وہ نہیں
نہ پردہ ہو حائل نہ بند نقاب — بہ رنگِ مہ چار وہ بے حجاب

س۔ افعالِ عباد کا خالق کون ہے۔ اور کیا وہ سب مشیت الٰہی سے ہیں؟

ج۔ بندوں کے تمام افعال خواہ ان کا تعلق ایمان وطاعات سے ہے یا کفر وعصیان سے سب کا خالق اللہ تبارک وتعالیٰ ہے نہ کہ جیسا معتزلہ کا خیال ہے کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے حالانکہ نصوص واردہ اس بات پر شاہد ہیں کہ عباد اور افعالِ عباد سب کا خالق اللہ ہے جیسے فرمایا واللہ خلقکم وما تعملون۔ نیز فرمایا۔ واللہ خالق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كل شيئ -

اور پھر یہ سب کے سب افعال اللہ تعالیٰ کی مشیت اس کے حکم اور اس کی قضاء کے مطابق ہیں ۔ یہاں یہ اعتراض وارد نہیں کرنا چاہیئے کہ پھر کفر بھی اللہ کی قضا سے ہے تو اس پر بھی راضی ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ رضا بالقضا واجب ہے لیکن لازم باطل ہے اس لئے کہ رضا بالکفر کفر ہے لہٰذا تمہارا یہ کہنا کہ کفر خدا کی قضا سے ہے باطل ٹھہرا ۔ اور جب یہ باطل ہوا تو سب افعال اس کی قضا اور مشیت سے نہ ہوئے کما زعمتم ۔ لیکن ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ کفر قضا نہیں بلکہ مقضی بصیغہ اسم مفعول ہے اور رضا بالقضاء لازم ہے نہ کہ رضا بالمقضی ۔ فتامل فیہ وتدبر ۔

س ۔ کیا بندوں کے افعال اختیاریہ ہیں ؟

ج ۔ اہل حق کے نزدیک بندوں کے افعال اختیاریہ ہیں ۔ اگر وہ طاعت ہوگی تو اس پر انہیں ثواب وانعام دیا جائے گا ۔ اور اگر معصیت ہوگی تو اس پر سزا کے مستحق ہوں گے ۔ اس لئے کہ اگر بندوں کے افعال اختیاری نہ ہوتے تو نہ ان کا مکلف بنانا صحیح ہوتا ! ورنہ ثواب وعقاب کا مترتب ہونا درست اور نہ ہی ان افعال کی نسبت بندوں کی طرف درست ہو سکتی ہے جن سے پہلے قصداً وارادے کو حقیقتہً دخل ہے جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلّی (نماز پڑھی)، یا کَتَبَ (لکھا)، یا صَامَ (اس نے روزہ رکھا) لیکن جبریہ اس بات کی نفی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بندوں کے افعال اصلاً اختیاریہ نہیں اور وہ ان کے تمام افعال کو جمادات کی حرکات کی مانند سمجھتے ہیں جن پر انہیں کچھ قدرت نہیں ہوتی۔ حالانکہ نصوص قطعیہ ان کے اس قول پر صریح البطلان ہیں جیسے فرمایا جزاءً بما کانوا یعملون۔ یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا جو وہ کرتے تھے اور فرمایا فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔

س۔ کیا افعال کا حسن وقبح رضاءِ الٰہیہ سے ہے؟

ج۔ افعالِ عباد میں سے جو حسن ہیں یعنی ایسے کام ہیں جو دنیا میں لائق مدح اور آخرت میں باعثِ ثواب واجر ہیں۔ وہ اللہ کی رضا اور اس کے ارادے سے ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں اور وہ افعال جو قبیح ہیں یعنی دنیا میں لائق ذم اور آخرت میں باعثِ عقاب وہ اللہ کی مرضی سے نہیں۔ اس لئے کہ اس پر اعتراض ہے قال اللہ تعالیٰ ولا یرضیٰ لعبادہ الکفر وہ اپنے بندوں کے کفر سے راضی نہیں ہوتا یعنی ارادہ مشیت اور تقدیر تو سب (حسن وقبیح) کے ساتھ ہے مگر رضا محبت امرِ صرف حسن کے ساتھ ہے قبیح کے ساتھ نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س۔ مضروب ضرب کے بعد جو درد والم محسوس کرتا ہے یا شیشہ کے بعد جو انکسار پایا جاتا ہے کیا یہ تخلیق عبد سے نہیں ؟ اور کیا مقتول کی موت اجل سے پہلے واقع ہو جاتی ہے ؟

ج۔ انسان کی ضرب کے بعد مضروب جو درد والم محسوس کرتا ہے اور انسان کے توڑنے کے بعد شیشہ میں جو انکسار پایا جاتا ہے اور دیگر اشیا جو اس کے مشابہ ہیں۔ جیسے قتل کے بعد موت کا واقع ہونا یہ اللہ کی مخلوق ہیں اور تخلیق عبد سے نہیں ۔ اس لئے کہ یہ پہلے گزر چکا ہے کہ خالق تنہا اللہ تعالےٰ ہے اور کل ممکنات کی بلا واسطہ اسی کی طرف استناد ہے ۔ مقتول اپنی اجل کے ساتھ مرتا ہے یعنی اس کی موت اسی وقت مقررہ اور مقدرہ پر ہوتی ہے جو اس کے لئے لکھ دیا گیا ہے اور یہ نہیں کہ خدا نے اس کی اجل کو اس پر قطع کر دیا ہے کما زعمت المعتزلہ ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بندوں کی اجل بغیر کسی تردد اور قید کے مقرر کر دی ہے یعنی ایسے نہیں کہا کہ اگر قتل ہوا تو فلاں وقت مرے گا اور اگر نہ ہوا تو فلاں وقت بلکہ قطعی طور پر اجل کا ایک وقت مقرر ہے جیسے فرمایا اذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون نیز وہ موت جو قائم بالمیت ہے وہ اللہ کی مخلوق ہے ۔ اس میں صنع عبد کو کوئی دخل نہیں نہ تخلیقی طور پر اور نہ اکتسابی طور پر اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا معنی یہ ہے کہ موت ایک امر وجودی ہے۔ بدلیل قولہ خلق الموت والحیوۃ پیدا کیا موت کو اور زندگی کو۔ اور اجل ایک ہی ہے ایک سے زیادہ نہیں۔ جیسے کہ کعبی نے خیال کر لیا ہے کہ مقتول کی دو اجلیں ہیں۔ ایک قتل اور دوسری موت اور اگر وہ قتل نہ کیا جاتا تو اپنی اجل جو کہ موت ہے تک زندہ رہتا۔

س۔ کیا حرام بھی رزق ہے اور کیا انسان اپنا رزق پورا کر کے مرتا ہے خواہ وہ حرام ہے یا حلال؟

ج۔ حرام بھی رزق ہے کیونکہ رزق اس کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ حیوان کی طرف اسے کھلانے کے لئے لاتا ہے اور وہ کبھی حلال ہوتا ہے اور کبھی حرام۔ اور ہر ایک نفس اپنا رزق پورا وصول کرتا ہے خواہ حلال ہو یا حرام۔ اس لئے کہ تغذی دونوں سے حاصل ہے۔ اور یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ انسان اپنا رزق نہ کھائے یا غیر کا کھائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر غذا جس شخص کے لئے لکھ دی ہے لازم ہے کہ وہی کھائے اور اتنی ہی کھائے اور ممتنع ہے کہ غیر کھائے۔

س۔ جو چیز بندے کے لئے اصلح ہو کیا وہ اللہ پر واجب ہے؟

ج۔ بندے کے لئے جو چیز اصلح ہے وہ خدا تعالیٰ پر واجب نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کافر فقیر کو جو دنیا و آخرت میں معذب ہے پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرتا نیز اس طرح نہ اللہ کا بندوں پر احسان ہوتا نہ ہدایت میں استحقاقِ شکر اس لئے کہ ان کی ادائیگی تو خدا پر واجب ہے۔ اس طرح اللہ کا احسان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر، ابوجہل لعنۃ اللہ علیہ کے احسان سے زیادہ نہ ہوتا اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو کہ اللہ تعالےٰ کے لئے اس کے اصلح میں سے انتہا مقدور تھا۔ اسی طرح جب اصلح کو خدا کے لئے واجب کر دیا جائے تو عصمت و توفیق مانگنے تکلیف و کرب کے کشف کا سوال کرنے، رزق میں فراوانی و خصب طلب کرنے کا کوئی معنی باقی نہیں رہ جاتا۔ اس لئے کہ اگر اللہ تعالےٰ نے کسی ایک کے حق میں ایسا نہ کیا تو یہ اس کے لئے اصلح نہ ہوگا تو اس کا ترک اللہ پر واجب ہوگا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اصلح کے خدا پر واجب کر دینے سے بہت سے مفاسد ہیں کما لا یخفیٰ علی اھل النظر۔ وللہ در قائل حیث یقول۔

کسی کا وہ محتاج و طالب نہیں — خدا پر کوئی چیز واجب نہیں
یہ واجب ہو تب جبکہ محکوم ہو — بشر کی طرح خلق معدوم ہو
ہر اک فعل حکمت سے آلودہ ہے — تدارک میں جس کے خرد سودہ ہے
کسی کو ضلالت میں رکھے مدام — پلائے کسی کو ہدایت کا جام
کسی کو جہنم کا رستہ دکھائے — کسی کو کرم سے بہشتی بنائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س۔ کیا کافروں اور بعض عصاۃ مومنین کے لئے عذاب قبر۔ اہل طاعات کا قبروں میں نعمتوں سے متمتع ہونا، منکر نکیر کا قبر میں سوال کرنا بالدلائل ثابت ہے؟

ج۔ یہ بات دلائل صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ جمیع کفار اور بعض گناہگار مومنوں کے لئے عذاب قبر ہے۔ اسی طرح اہل طاعات کی قبروں میں تنعیم بھی اللہ عزوجل کے علم و ارادہ سے ہے۔ نیز منکر نکیر جو کہ دو فرشتے ہیں اور قبر میں داخل ہو کر مقبور سے اس کے رب، نبی اور دین کے متعلق پوچھتے ہیں ان کا سوال کرنا بھی نصوص سے ثابت ہے چنانچہ عذاب قبر کے ثبوت میں کئی ایک آیات ہیں مثلاً النار یعرضون علیها غدوا و عشیا و یوم تقوم الساعة ادخلوا آل فرعون اشد العذاب کہ وہ صبح و شام آگ پہ پیش کئے جاتے ہیں اور قیامت کے دن کہا جائے گا آل فرعون کو سخت عذاب میں داخل کرو۔ نیز فرمایا اغرقوا فادخلوا نارا۔ وہ غرق کر دیئے جانے کے بعد آگ میں داخل کر دیئے گئے۔ نیز آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ استنزهوا عن البول فان عامة عذاب القبر منه۔ پیشاب سے بچو کیونکہ اکثر قبر کا عذاب اس سے ہے۔ اسی طرح اللہ کا فرمان یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب قبر کے متعلق نازل ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب قبر برحق ہے۔ اسی طرح منکر و نکیر کا ثبوت اس حدیث سے ملتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا اقبر المیت اتاہ ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدھما المنکر وللاخر النکیر الخ کہ جب میت کو قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے اس وقت سیاہ رنگ کے نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں جن میں سے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نام نکیر الخ۔ اسی طرح آپ نے فرمایا القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران۔ کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا آگ کے گڑھوں سے ایک گڑھا۔ اس حدیث سے صریح طور پر اہل طاعت کی تنعیم ثابت ہو رہی ہے۔ الغرض قبر میں تعذیب و تنعیم کے اثبات میں اس قدر احادیث مروی ہیں جو کہ معنی حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں۔

س۔ بعث کی حقیقت کیا ہے اور وزن کتاب سوال کی حقیقت پر برہان قائم کیجئے۔

ج۔ بعث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو ان کی قبروں سے ان کے تمام اصل اجزاء کے ساتھ اٹھائے گا اور ان میں دوبارہ روح کا اعادہ کرے گا۔ اور یہ بعث بعد الموت حق ہے جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون۔ پھر تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤگے۔ نیز فرمایا قل یحییھا الذی انشاکھا اول مرۃ کہ دیجئے اسے وہ ذات زندہ کرے گی جس نے ان کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا۔ وغیر ذلک من النصوص القاطعۃ الناطقۃ بحشر الاجساد۔

اور وزن یعنی اعمال کا تولا جانا برحق ہے لقولہ تعالیٰ والوزن یومئذ الحق۔ وزن اس روز حق ہے۔ لیکن عقل، ادراک کیفیت سے قاصر ہے۔ اسی طرح کتاب یعنی نامۂ اعمال جس میں طاعات و معاصی کا ذکر ہوگا۔ اور جو ایمانداروں کو داہنے ہاتھ میں اور کافروں کو بائیں ہاتھ میں اور پیٹھوں کے پیچھے سے پکڑایا جائے گا کا دیا جانا برحق ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ونخرج له یوم القیمۃ کتابا یلقه منشورا قیامت کے دن ہم اس کی کتاب (نامہ اعمال) نکالیں گے جسے اس حالت میں پائے گا کہ وہ کھلی ہوئی ہوگی۔ نیز فرمایا فاما من اوتی کتابه بیمینه فسوف یحاسب حسابا یسیرا۔ جس کو کتاب اس کے داہنے ہاتھ میں ملی اس کا محاسبہ آسان ہوگا۔

اور اللہ تعالےٰ کا بندے سے سوال کرنا بھی حق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک ایماندار شخص کو اپنے قریب کرے گا۔ پھر اسے اپنے حجاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مستور کر کے اس سے پوچھے گا کیا تو جانتا ہے کہ فلاں وقت تو نے یہ گناہ کیا تھا پس وہ بندہ کہے گا ہاں یا اللہ۔ جب وہ اس بندے سے گناہوں کا اقرار کرائے گا اور بندہ اپنے دل میں خیال کرے گا کہ میں ہلاک ہو گیا تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا ستر تھا علیك فی الدنیا وانا اغفرھا لك الیوم۔ دنیا میں میں نے لوگوں سے ان گناہوں کو چھپائے رکھا اور آج بھی میں تجھے معاف کرتا ہوں پھر اسے حساب کی کتاب دے دی جائے گی لیکن جو کافر یا منافق ہے اسے بر سر مخلوقات پکارا جائے گا۔ ھولاء الذین کذبوا علی ربھم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین یہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پہ جھوٹ کہا خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

س۔ حوض، صراط، جنت و دوزخ کیا ان کا وجود متحقق ہے؟

ج۔ حوض کا وجود حق ہے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا انا اعطینك الکوثر۔ ہم نے تجھے کوثر عطا کیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوضی مسیرۃ شھرا وزوایاہ سواء وماؤہ ابیض وکیزانہ اکثر من عدد نجوم السماء من یشرب منھا فلا یظمأ فیھا ابدا۔ میرے حوض کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت ہے۔ اس کے گوشے برابر ہیں۔ اس کا پانی صاف ہے اور اس کے گلاس آسمان کے تاروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جتنے ہیں جس نے ایک دفعہ اس سے پانی پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا
اس سے صاف طور معلوم ہو رہا ہے کہ حوض کا وجود متحقق ہے۔

ولله در شاعر یقول

ملے حوض کوثر نبیؐ کے سبب
سقائی عطا ہو علیؓ کے لئے
مزے میں وہ ہو شہد سے خوشگوار
خجالت میں ڈوبے خشک تار
کہوں شیر یا اسکو پانی کہوں
دیا چشمۂ زندگانی کہوں

اسی طرح پل صراط کا وجود بھی متحقق ہے کیونکہ احادیث میں اس کا ذکر ملتا ہے کہ وہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے بال سے زیادہ باریک ہے اور یہ جہنم کے اوپر رکھا ہوا ہے۔ اہل جنت اس سے بآرام گذر جائینگے اور دوزخی لوگوں کے وہاں قدم پھسل جائیں گے۔

بنا کیسے ہیں پشت دوزخ پہ پل
برائے گذر کردن جزو کل
دم تیغ سے جو کہ باریک ہے
سفر دور کا راہ تاریک ہے

جنت و دوزخ بھی موجود ہیں اور پیدا کی گئی ہیں اور ہمیشہ باقی رہیں گی ان پر فنا نہیں اور نہ ہی ان میں رہنے والوں کو فنا ہے یعنی ان پر عدم مستمر طاری نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالے نے دونوں کے متعلق فرما دیا ہے خالدین فیھا ابدا۔

س۔ کبیرہ گناہ کون سے ہیں اور کیا ان کا مرتکب ایمان سے خارج ہو جاتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج۔ کبیرہ گناہ میں روایات مختلف ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ انہیں نو قرار دیتے ہیں۔ ۱۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) قتل نفس بغیر حق کے۔ (۳) پاکدامن عورت کو تہمت لگانا (۴) زنا (۵) جنگ سے بھاگنا۔ (۶) جادو کرنا (۷) یتیم کا مال کھانا (۸) والدین کی نافرمانی کرنا (۹) حرم میں الحاد کرنا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے سود کھانا اور حضرت علیؓ نے چوری اور شراب پینے کو بھی کبائر سے شمار کیا ہے۔ کسی شاعر نے انہیں اس طرح نظم کیا ہے۔

لواطت، زنا، قتل غیر صواب — نفاق و دغل شرک شرب شراب
قذف، سود، سرقہ، جلق، کشف راز — زر ار تشا ترک صوم و نماز
عناد و حسد اکل مال یتیم — قسم جھوٹ کھانا بلا خوف و بیم

اور کبیرہ گناہ اپنے مرتکب کو ایمان سے خارج نہیں کرتا۔ اس لئے کہ باوجود ارتکاب کبیرہ کے تصدیق باقی رہتی ہے اور یہی حقیقت ایمان ہے۔ اس میں معتزلہ کا خلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ کبیرہ کا مرتکب نہ کافر ہے نہ مومن بلکہ اس کے لئے کفر و ایمان کے درمیان ایک درجہ ثابت کرتے ہیں۔ اور خوارج اسے صریح کافر گردانتے ہیں بلکہ وہ تو صغیرہ کے مرتکب کو بھی کافر کہتے ہیں۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ صغائر و کبائر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے جو چاہے معاف فرما دے ؟

ج ۔ اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ تعالےٰ شرک کو معاف نہیں فرمائے گا۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ آیا ایسا عقلاً جائز ہے یا نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ایسا عقلاً جائز ہے اور شرک کی عدم مغفرت بدلائل سمعیہ ثابت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عقل ایسا کرنے کو ممتنع سمجھتی ہے لیکن ارجح بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں فرمائے گا اور اس کے بعد صغائر و کبائر میں سے جسے چاہے معاف کر دے۔ اسی طرح صغیرہ گناہ پر عقاب کرنا جائز ہے اگرچہ اس کا مرتکب کبیرہ سے بچا ہوا ہو۔ - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

۔ اس لئے کہ صغیرہ اللہ تعالےٰ کے اس قول میں آجاتا ہے۔ یغفر ما دون ذالك لمن یشاء کہ شرک کے بعد صغائر و کبائر میں سے جسے چاہے معاف کر دے۔ اسی طرح اس کا یہ فرمان لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا بھی صغیرہ گناہ کو شامل ہے کیونکہ احصاء ہونا ہی سوال و مجازات کے لئے ہے۔

س ۔ کیا اہل کبائر کے لئے انبیاء اور صلحاء کی شفاعت ثابت ہے ؟

ج ۔ اہل کبائر کے حق میں انبیاء و خیار کی شفاعت احادیث و آیات سے ثابت ہے اور ثبوتِ شفاعت کا معنیٰ یہ ہے کہ پہلے گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عفو و مغفرت بدوں شفاعت جائز ہے تو شفاعت کے ساتھ بطریق اولیٰ جائز ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے واستغفر لذنبك وللمومنين والمومنات اور اللہ تعالےٰ کا یہ فرمان فما تنفعهم شفاعة الشافعين کیوں کہ ان آیات کا طرز بیان فی الجملہ ثبوت شفاعت پر دال ہے وگرنہ کفار سے شفاعت کے نفع کی نفی کا کوئی معنیٰ باقی نہیں رہ جاتا۔ نیز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان شفاعتی لاهل الكبائر من امتی میری شفاعت امت کے اہل کبائر کے لئے ہوگی۔ ثبوت شفاعت پر دلیل قاطع ہے بلکہ شفاعت کے باب میں احادیث متواتر المعنی ثابت ہیں۔ کسی نے کہا ہے۔

شفاعت نہ ہوے کسی کی قبول	مگر اذن جس کے لئے ہو نزول
شفاعت میں جو مرد میداں بنے	رہا کار فوج اسیراں بنے
وہ ہو ذات پاک رسول امیں	کریم الامم شافع مذنبیں
شفاعت کریں انبیاء اولیا	بقدر اپنے رتبہ کے ہر اک جدا

س۔ اہل کبائر اگر بغیر توبہ کئے مر گئے تو کیا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے؟

ج۔ ایماندار مرتکب کبیرہ کے لئے خلود فی النار نہیں اگرچہ وہ بغیر توبہ کئے مرا ہو اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ اور نفس ایمان عمل خیر ہے اور یہ ممکن نہیں کہ دخول نار سے قبل وہ اپنی جزا دیکھ کر پھر آگ میں داخل ہو۔ اس لئے کہ یہ بالاجماع باطل ہے تو اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ سے خروج متعین ہوگیا۔ نیز کئی ایک آیات اس مضمون کی وارد ہیں کہ ایمانداروں کا انجام کار جنت میں دخول ہوگا۔ چنانچہ فرمایا وعد اللہ المومنین والمومنات جنات۔ نیز فرمایا۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لهم جنت الفردوس نزلا۔ اس کے علاوہ بھی کئی ایک نصوص ہیں کہ مومن اہلِ جنت سے ہیں اور یہ پہلے گزر چکا ہے کہ معصیت انسان کو ایمان سے خارج نہیں کرتی نیز جیسا کہ معلوم ہے کہ خلود فی النار سب سے بڑی عقوبت ہے اور ایسی عقوبت سب سے بڑے جرم (کفر) کے لئے ہی روا ہو سکتی ہے اور کفر کے علاوہ کسی اور جرم کی یہ سزا دینی عدل کے خلاف ہے لیکن معتزلہ کے نزدیک ہر وہ شخص جو آگ میں ایک دفعہ داخل ہوگیا اس کے لئے خلود فی النار ہے اس لئے کہ آگ میں داخل ہونے والا یا تو کافر ہوگا یا مرتکب کبیرہ جو بغیر توبہ کے مرا ہو۔ اس لئے کہ ان کے ہاں معصوم تائب صاحبِ صغیرہ جب کبائر سے اجتناب کرے اہلِ نار سے نہیں۔

س۔ ایمان کا لغوی و شرعی معنیٰ بیان کرنے کے بعد بتلاؤ کیا اقرار باللسان اس کا رکن ہے یا شرط۔

ج۔ لغت میں ایمان کا معنی صرف تصدیق ہے یعنی مخبر کے حکم کا اذعان اور یقین کر لینا اور اسے سچا قرار دے دینا۔ اور شرع میں ایمان نام ہے ان چیزوں کی تصدیق کرنے کا جو اللہ کے ہاں سے آئی ہیں یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جن چیزوں کو لے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرمبعوث ہوئے ہیں اور ان کا اللہ کے ہاں سے آنا بداہتہ ثابت ہے ان تمام کی اجمالاً دل کے ساتھ تصدیق کرنی شرعی ایمان کہلاتا ہے۔ کما قیل۔

دلا شرط ایمان سے آگاہ ہو | نہ کذب و مبطا کا ہوا خواہ ہو
جگر نور وحدت کا عاشق رہے | زبان ناطق وقلب صادق رہے
صداقت ہی بنیانِ اسلام ہے | صداقت دلیل خوش انجام ہے
صداقت رہی منصبِ انبیاء | صداقت ہی سرمایہ اولیاء

اور ایمان کے ذمہ سے خارج ہونے کے لئے یہی اجمال کافی ہے اور اس کا درجہ تفصیلی ایمان سے کم نہیں پس وہ مشرک جو وجود صانع اور اس کی صفات کا یقین رکھتا ہے اور تصدیق کرتا ہے وہ لغوی مومن تو ہے لیکن شرعی مومن نہیں اس لئے کہ توحید کے ساتھ اس کی تصدیق نہیں۔ اور اسی طرف اشارہ ہے اللہ کے اس فرمان کا وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون

اور زبان کے ساتھ اقرار رکن ہے اور اصلا سقوط کا احتمال نہیں رکھتا۔

س۔ والسعید قد یشقی والشقی قد یسعد کہہ کر مصنف کس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اور نیز کیا ارسال رسل میں حکمت ہے؟

ج۔ جبکہ بعض اشاعرہ سے منقول ہے کہ اَنَا مُؤمِنٌ انشاء اللہ کہنا صحیح ہے اس بنا پر کہ ایمان وکفر اور سعادت وشقاوت میں خاتمہ کا اعتبار ہے یہاں تک کہ مومن سعید وہ ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہو اگرچہ اس نے عمر دراز عصیان وکفر میں بسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہو۔ اسی طرح شقی کافروہ ہے جو کفر پر مرا ہو اگرچہ اس نے اپنی ایک لمبی عمر طاعت میں گزاری ہو مصنف والسعید قد یشقی والشقی قد یسعد کہہ کر اس کے ابطال کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ سعید بھی کبھی شقی ہو جاتا ہے بایں طور کہ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جائے اور شقی کبھی سعید بن جاتا ہے بایں معنیٰ کہ کفر کے بعد ایمان لے آئے یعنی سعادت وشقاوت پر تغیر واقع ہو جاتا ہے ۔اسعاد واشقاد پر نہیں اس لئے کہ اسعاد واشقاد اللہ کی صفات ہیں ۔کیونکہ اسعاد تکوین السعادت ہے اور اشقاد تکوین الشقاوت ہے اور اللہ تعالیٰ اور اسکی صفات پر تغیر نہیں لما مرّان الشئی بجر لایکون محلا للحوادث

اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو بھیجنے میں مصلحت اور حکمت ہے اور ارسال ممتنع نہیں جیسے کہ بعض سمنیہ وبراہمہ کا خیال ہے پس اللہ تعالیٰ نے بندوں میں سے ہی بہت سے بندوں کو رسول بنا کر ان کی طرف بھیجا ہے تاکہ وہ اہل طاعت کو جنت کی خوشخبری دیں اور اہل کفر کو عقاب وعذاب سے ڈرائیں۔ اور لوگ ،جن امور دنیا یا دین میں انہیں احتیاج ہوتی ہے ان کے لئے ان کی طرف رجوع کرتے ہیں ۔نیز اللہ تعالیٰ ان کی معجزات یعنی (ایسے امور جو خارق عادت ہوتے ہیں) کے ساتھ تائید فرماتا ہے۔

س۔ سب سے پہلے نبی کون تھے اور آخری کون ہیں اور کیا ان سے معجزات کا صدور بھی ہوا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج۔ سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں اس لئے کہ قرآن پاک سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ مامور منہی تھے۔ کقولہ تعالیٰ اسکن انت و زوجك الجنة ولا تقربا هذه الشجرة اور یہ بھی قطعی طور پر ثابت ہے کہ اس وقت کوئی اور نبی بھی نہ تھا۔ لہذا ان کا امر و نہی بذریعہ وحی تھا۔ اس طرح سنت و اجماع بھی ان کے نبی ہونے پر شاہد ہے اسلئے انکی نبوت کا انکار کرنا کفر ہے اور سب سے آخری نبی ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نعم ما قیل

بشر کیا کرے اس کے وصف میں　　کہے حق جسے رحمۃ العالمین
فضیلت میں آدم سے افضل ہوا　　یہ آخر ہوا گو وہ اول ہوا

اور آپ کی نبوت کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے نبوت کا دعوے کیا جیسے کہ تواتر سے ثابت ہے نیز معجزات کا اظہار کیا۔ ایک تو اللہ کی کلام پیش کی جس کا معارضہ پیش کرنے سے بڑے بڑے بلغاء عاجز رہ گئے۔ باوجودیکہ انہیں چیلنج بھی دیا گیا۔ اور وہ اس پر حریص بھی تھے یہاں تک کہ اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال دیا اور معارضہ بالحروف سے اعراض کر کے مقارطہ بالسیوف کی طرف مائل ہو گئے۔ پس یہ واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قرآن شریف من عند اللہ ہے۔ اور اس سے نبی علیہ السلام کی نبوت کی سچائی بطور علم عادی کے معلوم ہو گئی اور اس میں احتمالات عقلیہ میں سے کوئی چیز قدح نہیں کرتی جیسا کہ تمام علوم عادیہ کی شان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری صورت یہ ہے کہ آپ سے معجزات یعنی امور خارقہ للعادت اس قدر منقول ہیں کہ اس کی قدر مشترک اعنی ظہور المعجزۃ حد تواتر کو پہنچ گئی ہے۔ اگرچہ اس کی تفاصیل احاد ہیں۔ جیسا کہ حضرت علیؓ کی شجاعت یا حاتم کی سخاوت۔ اور یہ معجزات کتب سیر میں بتفاصیلہا موجود ہیں۔

س۔ کیا انبیاء کی تعداد بیان کی گئی ہے اور کیا اس تعداد پر اعتماد کرنا اولیٰ ہے

ج۔ بعض احادیث میں انبیاء کی تعداد مروی ہے جیسا کہ ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انبیاء کتنے آئے ہیں؟ آپ نے جواب دیا ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے دو لاکھ چوبیس ہزار، اور اولیٰ یہی ہے کہ تعداد پر اعتماد نہ کیا جائے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ منهم من قصصنا عليك و منهم من لم نقصص عليك۔ ان میں بعض انبیاء کو ہم نے آپ پر بیان کر دیا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جن کو آپ پر بیان نہیں کیا۔ اور ہر ایک ان میں سے اللہ کی جانب سے مخبر تھا، اس کے پیغامات کو پہنچانے والا تھا، صادق اور خلق کے لئے ناصح تھا۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انبیاء معصوم تھے۔ وقد قيل فيه

نبی ایک سے ایک افضل ہوئے   کمالات و خوبی میں اکمل ہوئے
ہر اک صاحبِ کشفِ اعجاز تھا   براہین قاطع سے ممتاز تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر سب پہ آدم کو تقدیم ہے ملائک نے کی جس کی تعظیم ہے
ہوئے مہبط وحی پھر بے شمار کم و بیش اک لاکھ چوبیس ہزار

س۔ تمام انبیاء سے افضل کون ہیں۔ فرشتے کیا ہیں اور کیا ہم انہیں تذکیر و تانیث کی طرف منسوب کر سکتے ہیں۔ اور کیا اللہ کی کوئی کتابیں ہیں جنہیں اس نے اپنے بندوں کی طرف نازل کیا ہے اگر ہوں تو بیان کیجئے۔

ج۔ سب سے افضل ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے وکنتم خیر امۃ اخرجت للناس تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہو اور اس میں شک نہیں کہ امت کی خیریت ان کے دین میں کامل ہونے کے اعتبار سے ہے اور ان کا کمال ان کے نبی کے کمال کے تابع ہے جس کی وہ اتباع کرتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ آنحضور سب سے افضل ہیں سہ

مگر سب سے افضل نبی کریم کیا جس نے منسوخ شرع قدیم

اور فرشتے اللہ کے بندے ہیں اس کے امر کے مطابق عمل کرتے ہیں لقولہ تعالٰی لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون۔ وہ اس کی بات سے سبقت نہیں لے جاتے اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ نیز فرمایا لا یستکبرون عن عبادتہ وھم لا یستحسرون وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں اور نہ ہی انہیں تذکیر و تانیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ موصوف کیا جا سکتا ہے اس لئے کہ نہ اس کے متعلق نقل وارد ہوتی ہے اور نہ ہی عقل اس پر دلالت کرتی ہے۔

۵۔ غرض یہ ہیں اشخاص خیر ولطیف

اور اللہ کی کتابیں بھی ہیں جنہیں اس نے بندوں کی طرف اتارا ہے جیسے ناظم نے اس طرح جمع کیا ہے۔

کتاب ان پہ جو کہ نازل ہوئی — وہ تسلیم کرنے کے قابل ہوئی
صد وچار ان میں سے مشہور ہیں — مگر چار ان سب میں مفخور ہیں
جو عیسٰی کو انجیل حاصل ہوئی — تو موسٰی پہ توریت نازل ہوئی
زبور اس نے بھیجا تھا داؤد کو — محمد پہ قرآن محمود کو
فصاحت وبلاغت سے ممتاز ہے — نبی کا ہمارے یہ اعجاز ہے

س۔ کیا معراجِ رسول ثابت ہے؟ اور وہ بیداری میں تھا یا نیند میں جسمانی تھا یا روحانی؟

ج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے معراج بیداری کی حالت میں جسد اطہر کے ساتھ مسجد اقصٰی اور وہاں سے آسمان کی طرف پھر جہاں تک اللہ تعالٰی نے چاہا بلندی کی طرف حق ہے یعنی خبر مشہور کے ساتھ ثابت ہے اور بیداری کی قید سے اس شخص پر رد کرنا مقصود ہے جو آنحضور کے جسمانی معراج کا قائل نہیں بلکہ وہ کہتا ہے کہ آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معراج نیند کی حالت میں تھا اور روحانی - ولنعم ما قیل -

جسد سے گئے بیت اقصیٰ تلک بلا ریب وبے شبہ بے وہم و شک
وہاں سے جہاں تک کہ تھا امر حق گئے آپ طے کرکے ہر ہر طبق

س۔ اولیاء کی کرامات کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے نیز ولی کا معنی بیان کیجئے۔

ج۔ کراماتِ اولیاء حق ہیں۔ یعنی ولی سے ایسے امور کا ظہور جو خارقِ عادت ہو اور اس کا دعوٰے نبوت بھی نہ ہو ممکن ہے۔ اس لئے کہ اگر مقرون بدعوٰے نبوت ہو تو وہ معجزہ ہوتا ہے۔ اور ولی کہتے ہیں جو اللہ کی صفات کا عارف اور طاعات پر مواظب ہو۔ معاصی سے اجتناب کرے اور لذات وشہوات میں منہمک نہ ہو پس ایسے شخص سے کرامت ظاہر ہو جاتی ہے۔ مثلاً تھوڑی دیر میں مسافتِ بعیدہ کا قطع کرنا جیسے صاحب سلیمان کا عرشِ بلقیس کو لے آنا، اسی طرح طعام وشراب کا ضرورت کے وقت مل جانا کما فی حقِ مریم۔ پانی پہ چلنا، ہوا میں اڑنا، جمادات کا کلام کرنا جیسا کہ جعفر بن ابی طالب اور لقمان سرخسی سے منقول ہے۔ اس قسم کی دیگر خارق عادات کا ظہور درحقیقت اس رسول کا معجزہ ہوتا ہے جس کی امت میں سے ایک کے لئے یہ کرامت ظاہر ہوئی ہے۔

س۔ انبیاء کرام کے بعد تمام لوگوں سے افضل کون ہیں۔ اس کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون، بعدا کون اور کیا ان کی خلافت اسی ترتیب پر ہے یا نہیں۔

ج۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے افضل ترین حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں جنہوں نے نبوت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بلا توقف تصدیق کی اور معراج میں بلا تردد۔ اسی لئے انہیں صدیق کہا جاتا ہے۔ ان کے بعد حضرت عمرؓ ہیں جنہوں نے قضایا و خصومات میں حق و باطل کے درمیان فرق کیا۔ پھر حضرت عثمانؓ ذوالنورین ہیں پھر حضرت علیؓ ہیں جو کہ اصحاب رسول سے برگزیدہ ہیں اور اسی ترتیب پر ہم نے سلف کو پایا ہے اور اگر اس ترتیب پہ کوئی دلیل نہ ہوتی تو وہ یقیناً اس ترتیب کے ساتھ حکم نہ کرتے۔ ان کی خلافت بھی اسی ترتیب پر تھی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ کے اجتماع میں صحابہ کرام کے اجماع سے حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ بنے پھر ابوبکر کی نص سے حضرت عمرؓ خلیفہ بنے۔ پھر شوریٰ سے حضرت عثمانؓ منتخب ہوئے اور ان کی خلافت کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے۔

س۔ خلافت کتنے عرصہ تک قائم رہی۔ بعدہٗ اس نے کیا صورت اختیار کر لی اور کیا مسلمانوں کے امور کے نفاذ کیلئے امیر کا ہونا لازمی ہے۔

ج۔ عرصہ خلافت تیس سال ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے الخلافة بعدی ثلاثون سنة ثم یصیر ملکا عضوضا - کہ
خلافت میرے بعد تیس سال تک ہوگی - پھر ظالم بادشاہوں کی حکومت
ہوگی - تو اس سے معلوم ہوا کہ خلافت کے بعد امارت و ملوکیت قائم
ہوگی اور چونکہ حضرت علیؓ آنحضور کی وفات کے بعد تیسویں سال کی
ابتدا میں شہید کئے گئے اس لئے حضرت معاویہ اور مابعد کے امراء
خلفاء نہیں کہلا سکتے بلکہ وہ امراء و ملوک ہیں لیکن ایسا کہنا مشکل ہے
کیونکہ عقلاء امت یعنی مجتہدین خلفائے عباسیہ کی خلافت پر اور بعض
مروانیہ مثل عمر بن عبدالعزیز کی خلافت پر جمع ہیں لیکن شاید حدیث کی
مراد یہ ہے کہ ایسی خلافت جو خلافت کاملہ ہو اور اس میں مخالفت
شرع کی مطابعت سے اعراض کی آمیزش نہ ہو تیس سال تک ہوگی۔
اور پھر کبھی ہوگی اور کبھی نہیں ہوگی۔ پھر مسلمانوں کے لئے ایک امیر کا
ہونا لازمی ہے جو کہ ان کے احکام کی تنفیذ کرے ان میں حدود قائم
کرے، سرحدوں کی حفاظت کرے لشکر تیار کرے۔ ان سے صدقات
وصول کرے، باغیوں، چوروں اور ڈاکوؤں کو مغلوب کرے۔ ان
میں جمعہ و عیدین کی اقامت کرے، غنائم تقسیم کرے اور ان جیسے
دوسرے امور جن کے متولی افراد امت نہیں ہو سکتے، سرانجام دے۔
س:- کیا امیر کا ظہور لازمی ہے اور وہ منتظر یا مختفی نہیں ہو سکتا - اور کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے کہ وہ قریش سے ہو؟

ج۔ ضروری ہے کہ وہ امام ظاہر ہو تا کہ مصالح کے قیام میں اس کی طرف رجوع کیا جا سکے اور نصب امامت کی جو غرض ہے وہ پوری ہو۔ اور دشمنوں کے خوف سے یا ظالموں کے غلبہ سے لوگوں سے پوشیدہ نہ ہو اور اسی طرح وہ منتظر بھی نہ ہو کہ اس کے ظہور کا شر و فساد کے زمانہ میں اور ظالموں اور باغیوں کے غلبہ کے وقت انتظار کیا جا رہا ہو۔ جیسا کہ شیعہ کا مذہب ہے۔

نیز ضروری ہے کہ وہ قریش سے ہو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الائمۃ من قریش اور اس کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ نے انصار پر حجت پکڑی تھی۔ اور ضروری نہیں کہ امام معصوم ہو اور تمام اہلِ زمانہ سے افضل ہو۔

س۔ امیر کی بعض شرائط بیان کرو۔ نیز کیا فسق و فجور کے ساتھ متہم ہونے کی بنا پر اسے معزول کیا جا سکتا ہے؟

ج۔ امامت کے لئے شرط ہے کہ امام ولایت مطلقہ کاملہ کے اہل سے ہو یعنی مسلمان، حر، مذکر، عاقل اور بالغ ہو اس لئے کہ ماجعل اللہ للکافرین علی المسلمین سبیلا د اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے مسلمانوں پر کوئی راہ نہیں مقرر کی۔ نیز ضروری ہے کہ وہ سائس ہو

07831

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اپنی قوت رائے وبصیرت اور اپنی طاقت وشوکت سے مسلمانوں کے امور میں تصرف کا مالک ہو اسی طرح اپنے عدل، علم، کفائت اور شجاعت سے احکام کی تنفیذ دار اسلام کی سرحدوں کی حفاظت، مظلوم کے ظالم سے انصاف لینے اور امن بحال کرنے پر قادر ہو اس لئے کہ ان امور سے اخلال دراصل اس غرض سے اخلال ہے جس کے لئے امام مقرر کیا گیا ہے اس طرح اسے فسق وفجور کے سبب سے معزول نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ خلفائے راشدین کے بعد بہت سے امراء وائمہ سے فسق کا ظہور ہوا، ظلم پھیلا لیکن اس کے باوجود سلف نے ان کی اطاعت کی اور ان کی اجازت سے جمعہ اور عیدین قائم کیں۔ لیکن ان کی بغاوت کا قصد نہیں کیا۔

س۔ کیا ہر نیک وبد کی اقتدا میں نماز جائز ہے اور کیا ہم ہر نیک وبد کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ نیز یہ اور اس کے مابعد مسائل مصنف نے کیوں ذکر کئے ہیں جب کہ ان کا علم کلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں؟

ج۔ ہر نیک وبد کی اقتدا میں نماز پڑھ لینی جائز ہے کیونکہ آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صلوا خلف کل برٍ وفاجرٍ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لو اور اس لئے بھی کہ علماء امت فاسقین اہل اہواء اور اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے اسی طرح ہر نیک وبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ لقولہ علیہ السلام لاتدعوا الصلوٰۃ علی من مات من اھل القبلۃ۔ اہل قبلہ سے جو بھی مر جائے اس پر نمازِ جنازہ پڑھنا مت چھوڑو۔

اب اگرچہ یہ مسئلہ اور مابعد کے مسائل علمِ کلام سے خارج ہیں۔ اس لئے اصول کلام میں ان کے لانے کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن جب مصنف علمِ کلام کے مباحث، ذات، صفات، افعال، نبوت، امامت وغیرہ سے فارغ ہوئے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ فروعات میں سے بھی چند مسائل کا ذکر کر دیا جائے جن کی بنا پر اہل سنت والجماعت دیگر فرقوں سے متمیز ہوتے ہیں۔

س۔ چند ایسے مسائل کا ذکر کرو جو اہلِ سنت اور دیگر فرقوں میں مابہ الامتیاز ہیں۔

ج۔ ہم اہلِ سنت والجماعت صحابہ کا ذکر صرف خیر کے ساتھ ہی کرنے کو جائز سمجھتے ہیں یعنی کسی صحابی پر طعن نہیں کریں گے کیونکہ ان کے فضائل میں بہت سی احادیث وارد ہیں مثلاً اکرموا اصحابی فانھم خیارکم۔ وقال الشاعر۔

نبی کا جسے فیضِ صحبت ملا ۔۔۔ اسے مغفرت میں باغِ جنت ملا
خطائیں ہوں گی نہ معصوم اسے ۔۔۔ کرینگے نکوئی سے موسوم اسے
ہیں جلیلے پاس صحبت ضرور ۔۔۔ گناہوں کے سب کے خدا ہے غفور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ہم ان دس صحابہؓ کے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ جن کے ناموں کی تصریح حدیث میں آگئی ہے کہ ابوبکرؓ جنتی ہے، عمرؓ جنتی ہے۔ عثمانؓ و علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ سعدؓ بن ابی وقاص، سعیدؓ بن زید، ابو عبیدۃ ابن الجراح رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین جنتی ہیں۔

ہم سفر و حضر میں موزوں پر مسح کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ نبیذ تمر کو حرام نہیں سمجھتے۔ اور ہمارے نزدیک کوئی ولی درجۂ نبوت تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور ہم کتاب وسنت کی نصوص کو ان کے ظواہر پر ہی چھوڑتے ہیں۔ اور ظواہر سے عدول کرکے ان کے باطنی معنیٰ کرنے کو الحاد سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے ناامید ہونے کو کفر مانتے ہیں لقولہ تعالیٰ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ اسی طرح اس سے بے خوف ہوجانے کو کفر گردانتے ہیں لانہ لا یامن من مکراللہ الا القوم الخاسرون۔

شریعت کے ساتھ استہزاء کرنا احکام کی استہانت کرنا کفر مانتے ہیں۔ کاہن کی خبروں کی تصدیق کرنی ہمارے ہاں کفر ہے۔ ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ معدوم کوئی چیز نہیں اور زندوں کا مردوں کے لئے دعا کرنا یا ان کی جانب سے صدقہ خیرات کرنا ان کے لئے نافع ہے اور اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی پکاروں کو سننے والے ضرورتوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ اور مجتہد کبھی غلطی کرتا ہے اور کبھی اصابت کو پا لیتا ہے اور انسانوں کے رسول فرشتوں کے رسولوں سے بہتر ہیں جس طرح کہ عام انسان فرشتوں سے بہتر ہیں ؎

ملائک سے افضل ہیں البشر ہیں شریک
غرض یہ ہیں اشخاص خیر و لطیف

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

الراجی لرحمۃ ربہ الکریم
عبدالحلیم (ریتوکی) ضلع لاہور

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹- جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 07831

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللہ شوق دے تو کتابیں پڑھا کرو

- ترجمان القرآن از مولانا عبدالحق حق عباس
مرحوم نے قرآن پاک کا ترجمہ اِس انداز میں کیا ہے کہ طالبعلم
کو اس کے مفردات کے معنی سمجھنے میں ذرا بھی دشواری پیش
نہیں آتی۔ ابھی تک چھ پارے اور دو آخری پارے شائع ہوئے ہیں
پارۂ اول تا ششم هدیہ فی پارہ ۱.۲۵
" تبارک و عم " " ۱.۵۰

- قرآن اور اس کی تعلیمات از مولانا عبدالقیوم ندوی
تاریخ قرآن پر ایک نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ قیمت ..

- ارکان اسلام از عبدالحق قیمت ..
جس میں حنفی مسلک کے مطابق اسلامی عقائد و عبادات کو
نہایت ہی آسان اور عمدہ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ
بچوں اور بڑوں دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

- نماز آموز از مولانا عبدالحق عباس رح قیمت .۲۵
جس سے نماز کے معنی بہت جلد ذہن نشین ہو جاتے ہیں

- غزالی کا تصور اخلاق ترجمہ از جناب پروفیسر نورالحسن
قیمت مجلد مع گردوپوش .

- شرف النساء (حصہ اول) از جناب عنایت عارف قیمت
" (" دوم) " "
یہ دونوں حصے اسلام کی نامور خواتین کی سیرت پر مشتمل

- زہریلے پھول از جناب عنایت عارف
ایک اصلاحی ناول ہے قیمت مجلد گرد پوش

- نئی منزل کی طرف از جناب نظر زیدی
ایک اصلاحی ناول قیمت .

ملنے کا پتہ:

المکتبۃ العلمیۃ
ناشران و تاجران کتب
۱۵۔ لیک روڈ لاہور (پاکستان)

مطبوعہ جدید اردو ٹائپ پریس لاہور